سورت الفرقان

Lesson 186 Surah Furqan Ayat 1-20 tafseer

سورت الفرقان مکی سورت ہے اس کے چھ رکوع اور 70 آیات ہیں کلمات کی تعداد آٹھ سو بانوے اور حروف تین ہزار سات سو تین ہیں الفرقان پہلی آیت سے اس سورت کا نام لیا گیا ہے **تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ** نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا فرقان کے کیا معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنا اور قرآن کی اکثر سورتوں کی طرح الفرقان کا نام بھی علامت کے طور پر آیا ہے نہ کہ عنوانِ مضمون کے طور پر اگر آپ پچھلی سورتوں کو ذہن میں رکھیں تو چودہ مکی سورتیں تھیں وہ آئیں اور اس کے بعد ایک سورہ نور مدنی سورت آئی دوبارہ آٹھ سورتیں مکی آئیں ہیں پھر سورت الاحزاب مدنی سورت ہے وہ آئے گی اور اس سورت کا زمانہ نزول ہے یہ قیام مکہ کا درمیانی دور ہے دورِ متوسط۔ اس کے موضوعات کیا ہیں؟ ۱-اس میں توحید کے دلائل دیے گے ہیں ۲- آخرت ۳- قرآن مجید کی حقانیت پر کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور حق ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور اس کے ساتھ اہل مکہ کے جو اعتراضات تھے شبہات تھے ان کو نقل کر کے اللہ رب العزت نے ان کا جواب بھی دیا ہے اور ساتھ اہل ایمان کی جو اخلاقی خوبیاں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے معیار کے طور پر سب کے سامنے رکھا ہے کہ دیکھیں کہ رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کا کردار کیسا ہے اور جو انکار کرنے والے ہیں ان کا رویہ کیسا ہے۔ تو سوسائٹی یا معاشرہ پرکھ کر فیصلہ کرے کہ کون لوگ اچھے ہیں

آیت نمبر1 ۔ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا
ترجمہ۔ نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لیے نذیر ہو

سورت الفرقان کی ابتدا میں اللہ رب العزت کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ اس سورت کا مرکزی مضمون توحید بھی ہے آخرت بھی ہے لیکن اس کا مرکزی مضمون قرآن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنا ہے۔ کیوں؟ اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے تھے اور آپ کے بشر ہونے پر نبی تو ہیں لیکن بشر ہیں اس پر ان کو اعتراض تھا اور پھر کیا کرتے تھے؟ رسول اللہ کا انکار اور پھر قرآن کا انکار تو اللہ رب العزت آیت نمبر 1 سے لے کر 9 تک یہ بات اہل مکہ کو بتائی اور دنیا والوں کو بتائی کہ قرآن کا نزول سب سے بڑی برکت ہے اور سب سے بڑی برکت والی ہستی کی طرف سے اس کو نازل کیا گیا ہے اور آپ دیکھئے کہ بالکل ابتدا میں اللہ رب العزت نے کس طرح سے بات کو شروع کیا کہ تبارک اللہ نہایت متبرک ہے۔ اس کا مادہ **(ب ر ک)**ہے جس سے دو مصدر بَرَکَۃ اور بُرُوک نکلے ہیں ۔ بَرَکَۃ میں کثرت اور زیادتی کا تصور ہے اور بُرُوک میں ثبات ، بقاء کا تصور پایا جاتا ہے تو پھر اس سے اس کے معنی کیا ہوتے ہیں کہ اللہ رب العزت اعلان کر رہے ہیں کہ نہایت برکت والا ہے نہایت متبرک ہے تو برکت کے معنی میں خیر بھی ہے اورکمال درجے کی پائیداری بھی پائی جاتی ہے۔ اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں کہ اگر تم میری ذات کا تعارف حاصل کرو اور اللہ کی ذات پر اگر میں اور آپ غور کریں تو اللہ کی ذات وہ ذات ہے جو نہایت برکت ہے جو دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی ہے کیسے فائدہ متوقع بھی اور غیر متوقع بھی اور اس کے علاوہ جیسے کہ تبارک کے لفظ میں بلندی کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے تقدس کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے تو اللہ ہی کی ذات ہے جو نہایت بلند ہے

اللہ ہی کی ذات ہے جو نہایت متبرک ہے تو کسی کو خیر پہنچانے میں بھلائی دینے میں اور کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے پاس یہ چیز بڑی فروانی میں ہے اس چیز کو دوام حاصل ہے تو اللہ رب العزت سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا تو گویا کہ تبارک کے اندر مبالغہ کا مفہوم پایا جاتا ہے معنی کیا ہے بڑی ہی بابرکت اور بافیض ہستی ہے اور کیوں کہ دنیا کو بہت فائدہ پہنچانے والی ذات ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے لوگوں کے ڈرانے کے لیے ایک فرقان نازل کیا ایک فرقان اتارا۔ فرقان کسے کہتے ہیں **(ف ر ق)** فرقان اس کے معنی ہیں ڈرانے والا حق اور باطل میں فرق کرنے والا توحید اور شرک میں فرق کرنے والا عدل اور ظلم کے درمیان فرق کرنے والا تو نزَّل الفرقان کے معنی ہیں تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج ضروریات کے مطابق اللہ رب العزت نے فرقان نازل کیا فرقان کیا ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا گویا کہ اللہ تعالی نے فرقان نازل کیا. فرقان سے کیا مراد ہے قرآن مجید اللہ تعالی نے انسانوں کو دنیا کو فیض کیسے پہنچایا فرقان یعنی قرآن کے ذریعے فرقان بھی مبالغے کا صیغہ ہے جس طرح تبارک میں مبالغہ پایا جاتا ہے قرآن مجید فرق کرنے والا اور یہ فرق کیسے کرتا ہے جیسے آپ دیکھیں گے ایک دن کی روشنی ہوتی ہے ایک رات کی تاریکی ہوتی ہے تو جب دن آتا ہے تو بالکل محسوس ہوتا ہے کہ اب رات چلی گئی ہے اور دن آگیا ہے تو بالکل متضاد چیزوں میں جو فرق ہوتا ہے اسی طرح قرآن مجید نے کیا کیافرق کر دیا لوگ جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے ان کی زندگی میں اور جو توحید پرست تھے ان کی زندگی میں ، قرآن مجید نے حرام اور حلال کے احکامات کو جدا جدا کر کے بتا دیا۔ ایک ہوتا ہے فرق کرنا اور ایک ہوتا ہے الگ کرنا اور فرقہ ہوتا ہےوہ جو الگ ہو جاتے ہیں تو قرآن مجید کیا کرتا ہے الگ الگ کر کے جدا جدا کر کے واضح واضح بتاتا ہے جیسے آپ دیکھیں غزوہ بدر کو یوم الفرقان کہا جاتا ہے تو غزوہ بدر کا دن کیا تھا حق اور باطل کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ کی حیثیت رکھتا ہے حق اور باطل کے درمیان غزوہ بدر میں فرق کر دیا گیا۔ تو یہاں پر بھی اللہ رب العزت اعلان کر رہے ہیں کہ بہت ہی فیض دینے والی خیر کثیر سے نوازنے والی اور خیرِ کثیر بھی کیسا جس کو ثبات حاصل ہے لذوم ہے بقا ہے یعنی خیرِ کثیر یا نفع یا فیض رسانی دیتا ہے دیتا رہے گا متوقع بھی اور غیر متوقع بھی اور جس نے یہ کیا ہےاللہ وہی تو ہے نزَّل الفرقان جس نے اتارا فرقان اور فرقان نہیں کہا الفرقان جس نے فرقان کو نازل کیا کس پر نازل کیا اپنے بندے پر یہاں پر اللہ رب العزت یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اپنے بندے پر اہل مکہ اعتراض کرتے تھے شبہ کرتے تھے اور اہل مکہ حقارت سے یہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہی طرح کا بشر کیوں ہے اور اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ میرا کتنا پیار ہے میری کتنی محبت ہے میری کتنی الفت ہے میرا خاص التفات ہے کہ میں نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا گویا کہ اللہ کا بندہ ہونا یہ بہت اعلٰی مقام ہے بندگی کا مقام یہ اعلٰی مقام ہے تو اللہ رب العزت نے جو بڑا ہی محسن ہے جو نہایت خبیر ہے جو نہایت بزرگ اور باعظمت ہے نہایت مقدس اور منزہ ہے نہایت بلند اور برتر ہے اور کمالِ قدرت کے اعتبار سے بھی وہ بڑا برتر ہے تو اس نے قرآن گویا کہ فرقان جیسی عظیم الشان نعمت سے نواز کر کیا کیا بندے پر بہت بڑا احسان کیا اور بندے سے بہت زیادہ الفت اور محبت کا معاملہ کیا ہے **فرقان۔** دو چیزوں کو الگ کرنا اور ایک ہی چیز کے اجزاء کا الگ الگ ہونا دونوں معنی اس میں پائے جاتے ہیں تو گویا کہ قرآن اس طرح سے فرق کرتا ہے کہ فرق کرنے میں فارق ہے کمال کے درجے کو پہنچا ہوا ہے بعض لوگ بعض چیز کو اتنا نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں کہ بالکل جیسے کوئی کسوٹی ہے جیسے کوئی ترازو ہے جیسے کوئی فیصلے کا میعار ہے تو قرآن مجید دونوں اعتبار سے کہ الگ الگ اجزاء پر مشتمل ہے یا پھر الگ الگ اوقات میں آنے والے جو قرآن کے اجزاء ہیں دونوں اعتبار سے قرآن الفرقان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے **تَبَارَکَ** ایک معنی میں نہیں بلکہ بہت سے معنوں میں استعمال ہوا ہے : 1:

بڑا محسن اور نہایت با خیر ، اس لیے کہ اس نے اپنے بندے کو فرقان کی عظیم الشان نعمت سے نواز کر دنیا بھر کو خبردار کرنے کا انتظام فرمایا۔ - 2 : نہایت بزرگ و با عظمت ، اس لیے کہ زمین و آسمان کی بادشاہی اسی کی ہے - 3 : نہایت مقدس و منزَّہ ، اس لیے کہ اس کی ذات ہر شائبہ شرک سے پاک ہے ۔ نہ اس کا کوئی ہم جنس کہ ذات خداوندی میں اس کا نظیر و مثیل ہو ، اور نہ اس کے لیے فنا و تغیر کہ اسے جا نشینی کے لیے بیٹے کی حاجت ہو - 4 : نہایت بلند و برتر ، اس لیے کہ بادشاہی ساری کی ساری اسی کی ہے اور کسی دوسرے کا یہ مرتبہ نہیں کہ اس کے اختیارات میں اس کا شریک ہو سکے ۔ جیسے اہل مکہ ایک بدو ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا **تَبَارَکْتُ عَلَیْکُمْ** ۔ میں تم سے اونچا ہو گیا ہوں کیا مطلب؟ میں تم سے بزرگ ہوں میری تمہاری نسبت عظمت ہے تو چوتھے معنی کیا ہے نہایت بلند اور برتر کون ہے؟ اللہ تعالی ہے 5. : کمال قدرت کے اعتبار سے برتر ، اس لیے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور ہر شے کی تقدیر مقرر کرنے والا ہے پانچویں معنی کیا ہے؟ کمالِ قدرت کے اعتبار سے برتر ہے کائنات کی جب چیزوں کو پیدا کیا تو ہر چیز کو ایک خاص انداز میں نپا تلا بنایا، پیدا بھی کیا اور پھر جس کو کتنی ضرورت تھی کتنی چیز چاہیے تھی تو کمالِ قدرت کے اعتبار سے بھی وہ برتر ہے تو نہایت بابرکت ہے اسی لیے آپ دیکھیں گی کہ جب ترجمہ کرنے والے ترجمہ کرتے ہیں تو تبارکتُ کا ترجمہ کیا کرتے ہیں؟ بہت بابرکت ہے نہایت بابرکت ہے بڑی بابرکت ہے اور پھر نزَّل اور نزَّل کے معنی کیا ہے بتدریج درجہ بدرجہ تھوڑا تھوڑا کر کے اب قرآن کے بارے میں اہلِ مکہ تو اعتراض کرتے تھے کہ ایک ہی دفعہ کیوں نہیں نازل کر دیا گیا **نزلَۃً واحدۃً** ایک ہی دفعہ نازل کیوں نہیں اللہ نے کیا اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کوئی آکر سکھا جاتا ہے تو جتنا سیکھتے ہیں اتنا ہی سناتے ہیں اگر ایک ہی دفعہ نازل ہوتا تو پتہ چلتا یہ اللہ کا کلام ہے تو وہ یہ اعتراض کرتے تھے تو اللہ تعالی کیا کہتے ہیں نہایت بابرکت ہے وہ ذات نزَّل اس نے اتارا تھوڑا تھوڑا کر کے لوگوں کی ضروریات حالات کے مطابق کتنا کیسے کب چاہیے تو اس نے نازل کیا تھوڑا تھوڑا کر کے الفرقان کو نازل کیا کوئی معمولی چیز نہیں نازل کی کیونکہ جس طرح میں نے آپ کو بتایا کہ تبارک لفظ کے اندر دو مصدر پائے جاتے ہیں فرقان کا لفظ یہ بھی مصدر ہے اور مصدر کے اندر تین باتیں پائی جاتی ہیں 1 فعل کے نام کو مصدر کہتے ہیں لیکن یہ فعل نہیں ہوتا 2. مصدر میں زمانہ نہیں پایا جاتا 3. اردو ترجمہ میں اس کے آخر میں **" نا"** آتا ہے جانا ،کرنا ،سکھانامثلا استغفارٌ یہ مصدر ہے اور اس کے معنی کیا ہیں بخش طلب کرنا آپ اس کا ترجمہ یہ نہیں کر سکتیں کہ بخش طلب کی اگر آپ ایسے کہیں گی تو پھر یہ فعل بن جاتا ہے اسی طرح تعلیمٌ یہ بھی مصدر ہے اسی طرح انزالٌ یہ بھی مصدر ہے لیکن اگر اَنْزَل آئے گا تویہ کیا ہے فعل ہے تو جو مصدر ہے وہ صرف کام کا نام ہوتا ہے جبکہ فعل کام کے ہونے کے ساتھ زمانے کو بھی ظاہر کرتا ہے تو یہاں یہ اس میں دو مصدر پائے جاتے ہیں ایک برکت اور بروک اور دوسرا الفرقان یہ بھی مصدر ہے اور اس کے دو معنی ایک معنی کیا ہے دو چیزوں کو الگ کرنا اس معنی سے کیا ہے کہ قرآن وہ حق اور باطل کو الگ کرتا ہے یا پھر اس کے معنی کیا ہے ایک ہی چیز کے اجزاء کا الگ ہونا تو پھر اس کے معنی کیا ہے کہ قرآن مجید یہ الگ الگ اجزاء پر مشتمل ہے الگ الگ اوقات میں آنے والے اجزاء پر یہ مشتمل چیز ہے جو الگ الگ ضروریات اور حالات کے مطابق نازل ہوئی۔ **عبد** کے اندر کتنے معنی پائے جاتے ہیں تین معنی پائے جاتے ہیں1 پوجا اور پرستش کرنا جیسے ہندو کرتے ہیں ،2 دوسرےاطاعت کرنا کبھی کہا مانا کبھی نہ مانا ، 3 تیسرے بندگی کرنا غلامی کرنا مطلب ایسی اطاعت کہ آپ بس اسی کے ہو گئےجب اللہ کے بندے بن گئے تو آپ اسلام کی کھونٹی سے بندھ گئے جیسے ایک جانور نہیں ہوتا کسی کھونٹی سے باندھ دیا جاتا ہے تو رسی اس کو جتنا جانے کی اجازت دیتی ہے

تو جانور اتنا ہی جاتا ہے اگر رسی بہت لمبی ہو تو وہ ہر ایک کے کھیت میں جائے لیکن رسی تو محدود ہوتی ہے تو اسلام کی کھونٹی سے جب ہم جڑ گئے جب اس سے ہم بندھ گئے تو اسلام کے جو قواعد و ضوابط ہے جو حلال اور حرام کے اللہ تعالیٰ نے احکامات نازل کیے جو زندگی گزارنے کا طریقہ دیا تو یہ رسی ہے **وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا** تو اب اس رسی کے مطابق ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ ہم بندھے ہوئے ہیں یا کھلے ہیں

ے ” کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے
اس نے اپنا بنا کے چھوڑ دیا “
اب تو اللہ کے بندے بن گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے اللہ کے بندے تھے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ اہل مکہ مذاق کرتے ہیں یہ اعتراض کرتے ہیں میں نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا وہ عبد تھا اور وہ عبد ہے جیسے کہ آپ دیکھیں۔ آج کے مسلمان کا طرزعمل۔ آج کے مسلمان بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو کرتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدیت کے مقام سے اٹھانا چاہتے ہیں ہٹانا چاہتے ہیں جیسے آپ دیکھیں کہ یہود نے کیا کیا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا اور وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عزیر علیہ السلام کے جسم کے اندر حلول کر لیا ہے یعنی اس کے اندر چلا گیا ہے اور حضرت عزیر اللہ کا اوتار ہے اسی طرح ہندووں میں بھی اوتار یا حلول کا عقیدہ پایا جاتا ہے نصاریٰ کیا کہتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ ہی بنا دیا اس لیے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ ”مجھے میری حد سے ایسے نہ بڑھانا جیسے نصاری نے عیسیٰ ابن مریم کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں لہٰذا تم یوں کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول“ یہ بخاری کی روایت ہے لیکن افسوس ہے کہ آپ کی اس تنبیہ کے باوجود مسلمانوں نے بھی وہی کچھ کیا جو پہلی امتیں کرتی رہیں۔ مسلمانوں کے طبقہ نے آپ کو نور من نور قرار دیا۔ اور کچھ لوگوں نے یوں کہا ے
” وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
- اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفٰے ہو کر“ -
اسی طرح صرف رسول اللہ کے بارے میں ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے بلکہ جو نیک لوگ ہیں ان کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ان میں حلول کر گیا اسی طرح کا ایک دوسرا شعر
ے:-” اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام
- رکھ لیا خواجہ غریب نواز “-
یہ بھی اسی عقیدہ حلول کی وضاحت کر رہا ہے-۔ اس طرح کہ بہت سے آپ کو اور شعر بھی ملتے ہیں اور بہت سے ایسے کلمات اور لوگوں کے جملے بھی ملتے ہیں کہ
” بہرحال وہ عبد تو ہیں لیکن ہم ان کو وہ بندہ نہیں کہہ سکتے“ مختلف طریقے سے شیطان کیا کرتا ہے ایسے شکوک اور شبہات ڈالتا ہے کہ آج وہ لوگ جو رسول اللہ کو اور اللہ کو اور قرآن کو ماننے والے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کا انکار کرتے ہیں اور اہل مکہ بھی تو یہی کہتے تھے تو قرآن کے آغاز میں یعنی گویا کہ سورت الفرقان کے آغاز میں اللہ تعالی نے کہا کہ متبرک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر یہ نہیں کہا کہ فرشتے پر، یہ نہیں کہا کہ وہ کوئی خاص بلکہ اپنے بندے پر الفرقان نازل کیا اب آگے یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب بندے پر فرقان نازل کیا تو نازل کرنے کا مقصد کیا تھا۔ **لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔** تاکہ سارے جہان والوں کے لیے **نَذِيرًا** ہو جائے اور **نَذِيرًا۔** کے معنی کیا ہیں خبردار کرنے والا متنبہ کرنے والا غفلت اور گمراہی کے نتائج سے ڈرانے والا اب آپ دیکھیں کہ **نَذِيرًا۔** کیا ہے ایک ہوتا ہے ڈاکو جو ڈراتا ہے اور ایک گن مین جو گن دکھا کے کسی کو ڈراتا ہے لٹیرا ہے اور

ایک ہے رسول کے لیے **نَذِيرًا۔** ڈرانا یہ اس ڈرانے کو کہتے ہیں جس میں محبت اور شفقت ہوتی ہے جیسے ماں باپ بھی بچوں کو ڈراتے ہیں لیکن ان کے ڈرانے میں محبت اور شفقت ہوتی ہے تو یہاں پر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو الفرقان اپنے بندے پر نازل کیا تو اس کا مقصد کیا تھا ساری دنیا والوں کے لیے للعالمین ہے نا تو عالمین یہ جمع ہے اگر ہوتا عَالِم علم رکھنے والا اور یہاں پہ کیا ہے عَالَم عالم کی جمع ہے عالمین تو ایک دنیا نہیں جتنی دنیا ہے جتنے لوگ ہیں سب کے لیے قرآن کیا ہے **نَذِيرًا** ہے تو **نَذِيرًا** کے دو معنی ہیں کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فرقان سے مراد قرآن مجید ہے کہ وہ لوگوں کو ڈراتا ہے دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ قرآن میں بار بار اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں نے جتنے بھی رسول بھیجے اور پھر خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے نذیر بنا کر بھیجا تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی عالمگیر ہے آپ تمام انسانوں کے لیے اور جنوں کے لیے ہادی اور رہنما اور نذیر بنا کر بھیجے گئے۔ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے ۔ **مثلاً فرمایا : يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً** ، اے انسانوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (الاعراف ، آیت 158)۔ **وَ اُوْحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ** ، میری طرف یہ قرآن بھیجا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو خبردار کروں اور جس جس کو بھی یہ پہنچے (الانعام آیت 19)۔ **وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۤفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً** ، ہم نے تم کو سارے ہی انسانوں کے لیے بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے (سبا آیت 28)۔ **وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ** ، اور ہم نے تم کو تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (الانبیاء ، آیت 107) اور اسی مضمون کو خوب کھول کھول کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بار بار بیان فرمایا ہے مفہوم **حدیث۔** کہ میں کالے اور گورے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں ۔ اور پہلے ایک نبی خاص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا ، اور میں عام طور پر تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں (بخاری و مسلم) اور میں ساری خلقت کی طرف بھیجا گیا ہوں اور ختم کر دیے گئے میری آمد پر انبیاء (مسلم) قرآن مجید ساری دنیا کے لیے نذیر ہے ڈرانے والا ہے اور آپ دیکھ لیں جتنی باقی کتابیں ہیں وہ مٹ چکیں ہیں یا ان کے اندر آمیزش ہو چکی ہے لوگوں کا کلام اس کے اندر شامل ہو چکا ہے لیکن قرآن مجید ایسی دولت ہے اور ایسی نعمت ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے الفاظ جو ہیں اور اس کا کلام جو ہے وہ آج بھی محفوظ ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دنیا والوں کے لیے ڈرانے کے لیے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوہ آج بھی ہم سب کی رہنمائی کرتا ہے تو یہ ہے اس کے معنی کہ نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا گویا کہ رسول پر قرآن مجید کو نازل کیا اور تاکہ وہ سارے جہاں والوں کے لیے نذیر ہو قرآن مجید بھی نذیر ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات آپ کی رسالت وہ تمام دنیا کے لیے اورصرف اپنے زمانے کے لیے نہیں بلکہ آنے والے تمام زمانوں کے لیے نذیر ہے

آیت نمبر 2 الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

ترجمہ۔ وہ جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے، جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی۔

سورت الفرقان کی آیت نمبر 2 یہ بڑی ہی اہم آیت ہے یہ کیوں بڑی اہم آیت ہے کہ اس ایک آیت میں توحید کی پوری تعلیم سمیٹ کر رکھ دی گئی یہ قرآن مجید کی جامع ترین آیات میں سے ایک عظیم الشان آیت ہے اس کے اندر اس کے چند الفاظ میں اتنا بڑا مضمون سمو دیا گیا کہ پوری ایک کتاب بھی اس کی وسعتوں کا احاطہ نہیں کر سکتی **حدیث** میں آتا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ حضور کے خاندان میں جب کسی بچے کی زبان کھل جاتی تھی تو آپ یہ آیت اسے سکھاتے تھے ۔ ہمیں بھی اپنے بچوں کو سکھانی چاہئے کیونکہ توحید کا پورا تصور بتانے کے لیے یہ ایک بہترین آیت ہے تو جب ہمارے بچے بھی تھوڑا ہوشیار ہونے لگیں تو آغاز میں ان کے ذہن میں توحید کے نقوش ثبت کر دینے چاہیے ان کے ذہن میں بٹھا دینے چاہیے تو آئیے اس آیت نمبر 2 کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا تعارف کروا رہے ہیں توحید کا تصور دے رہے ہیں کہہ رہے ہیں۔ **الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** وہی تو ہے **الَّذِی** وہ ذات **لَہٗ** اسی کے لیے کس کے لیے اللہ کے لیے **مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی مُلک کے معنی مالک کے بھی ہیں اور اس کے معنی بادشاہی کے بھی ہیں کہ وہ ذات جس کی فیض بخشی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا تھا کہاتھا **تَبَارَكَ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْفُرْقَانَ** تبارک فیض دینے والا اور کمال قدرت رکھنے والا اور مقدس اور بزرگ تو اس نے جو الفرقان نازل کیا تو اب یہاں یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں وہ کوئی معمولی ذات تھوڑی ہے اب یہاں یہ آیت نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ اپنی توحید اپنی کبریائی اپنی یکتائی کا حوالہ دے رہے ہیں کوئی اور ہے جس کی کائنات میں بادشاہی ہو ،کوئی ہے جو دنیا کے لیے انذار اور تذکیر کے لیے قرآن مجید جیسی کتاب کو نازل کرے اہل مکہ قرآن جیسی دس سورتیں تو چھوڑ ایک سورت بھی لا نہ سکے مذاق کرتے تھے اعتراض کرتے تھے لیکن اس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن کوئی معمولی کتاب نہیں ہے خالق کائنات کا یہ فرمان ہے اور یہ واجب **اذعان** ہے اگر میں کہوں واجب اذعان ہے تو آپ کیا کہیں گے اذعان کے کیا معنی ہیں؟ مطیع اور فرما بردار ہونا اور ایسا مطیع ہونا جیسے کہ اونٹنی آپ یہ بات پڑھ چکیں کہ آسانی سے فرمانبرداری اطاعت کے ساتھ عاجزی اور انکساری آپ سورت النور آیت 49 میں **مذعنین** لفظ پڑھ چکی اور **مذعنین** کیا ہے سر جھکا دینا جس طرح ایک اونٹنی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کی اطاعت کرتی ہے چھوٹا سا بچہ اس کو کھڑا کر دے تو کھڑی ہو جاتی ہے بٹھا دے تو بیٹھ جاتی ہے کتنا عظیم الجثہ جانور ہے لیکن کتنا اطاعت کرنے والا ہے تو یہاں یہ بھی کیا ہے کہ قرآن مجید خالق کائنات کا فرمان ہےاور احکامات ہیں اس کے جو واجب ہیں اور کس طرح سے واجب ہیں کہ **واجبِ اذعان** اور آپ یوں بھی کہہ سکتی ہیں کہ قرآن مجید پر ہم سب کو عمل کرنا ہے گنجائش نہیں ہے کہ انکار کرسکیں کیسے پتہ چلا کہ گنجائش نہیں ہے کہ انکار کرسکیں۔ **لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** اس رب نے اس کو نازل کیا جس کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اللہ رب العزت کی ذات مکمل اقتدار رکھنے والی ہے اس کے پاس بڑے اختیارات ہیں اور آپ دیکھ لیجیے کہ جس کے پاس اختیارات ہوں ،کمال درجے کی جس کی بادشاہی ہو ، جس کا اقتدارعالی مقام ہو اور اختیار تو پھر کیا ہوتا ہے کس کی مجال کہ اس کا انکار کرسکے اور جس کا اقتدار **اقتدارِ عالی** ہے تو کوئی اس کا شریک بھی نہیں ہے ساری چیزیں اس کی مملوک ہیں اور وہ ان سب کا مالک ہے یہ جو **مُلک** ہے اللہ کے پاس جب بادشاہی ہے وہ ملک اسی کا تو مالک اللہ تو میں اور آپ کیا بنے مملوک آپ یاد رکھئے گا اللہ کی جو ہر صفت ہے وہ اللہ کا نام بن گیا اور ہر صفت ہم سب پر ایک فرض کو عائد کر دیتی ہے کیسے اللہ خالق ہے اس نے تخلیق کی پوری کائنات اور ہم سب کیا ہیں اللہ کی مخلوق اللہ مالک ہے پوری کائنات اس کا مِلک اس کی بادشاہی اور ہم سب کیا ہیں مملوک اللہ تعالی مالک ہے اس نے ہم سب کو اپنی مِلک بنایا ہے اور ہم سب اس کے پروردہ ہیں مملوک ہیں اسی طرح آپ ایک ایک صفت کو لیتی چلی جائیں تو ہر اللہ کی خوبی ہر اللہ کا نام

اللہ کی ہر صفت مجھ سے اور آپ سے ایک تقاضا کرتی ہے جو میرا اور آپ کا ہوم ورک ہے جو عمل کا اصول ہے اللہ حاکم ہے اس حاکم نے پورے قرآن مجید میں اپنے احکام نازل کر دیئے اور ہم سب کو اپنا محکوم بنایا محکوم کیسے بنیں جیسے قرآن کہتا ہے مملوک کیسے بنیں جیسے قرآن کہتا ہے جیسے انبیاء تھے جیسے عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو بظاہر یہ آیتیں بڑی آسان ہیں لیکن یہ بڑی مشکل ہیں اگر توحید سمجھ میں آجائے اگر اپنی حیثیت سمجھ میں آجائے کائنات کی حقیقت اللہ کا تعارف سمجھ میں آجائے تو پھر یہ بہت آسان ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جس نے الفرقان نازل کیا تھوڑا تھوڑا کر کے ضرورت کے مطابق ساری دنیا کے لیے اس کو نذیر بنا کر بھیجا اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نذیر بنا کر بھیجا اے اہل مکہ اے دنیا والو کیا تم نے اس ذات کو معمولی ذات سمجھ لیا اب آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی بخشش اپنی عنایتوں اپنے کمالات اپنی قدرت اپنی بزرگی اپنی عظمت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں یہ وہی تو ہے **الَّذِیْ لَہٗ** وہی تو ہے جس کے لیے ہے آسمان و زمین کی بادشاہی اتنا بزرگ کے تھوڑی جگہ کی بادشاہی نہیں اہل مکہ کے پاس تھوڑی سی مکہ کی سرداری آ گئی تو اپنے آپ کو انہوں نے خدا بنا لیا اور وہ کہتے تھے کہ ہم مکہ کے سردار ہیں اورفرعون کیا کہتا تھا وہ کہتا تھا میں ہوں اس دنیا کا خدا یا بادشاہ یعنی خدائی کا دعویٰ کر لیا تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** یہ وہ ذات ہے جس کے پاس آسمان اور زمین کی بادشاہی ہے تو وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اس کا مِلک بنا جائے جب آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے اور وہ اللہ کی اطاعت میں ہے تو میں اور آپ اللہ کی ملکیت کیوں نہیں بنتے میں پھر میں اور آپ شرک کیوں کریں پھر اپنی مرضی کیوں کریں پھر کبھی خواہشات نفس، کبھی رسم و رواج جو زمانے کے ہیں اور کبھی سماجی دباؤ تو اس میں پھر میں اور آپ کیوں آ جائیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس کے پاس آسمان اور زمین کی بادشاہی ہے اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا یعنی کسی سے اس کا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے مثلا اہل مکہ نے خود ہی بہت سے خدا بنا دیئے تھے وہ شرک کرتے تھے اور آج کے دور میں بھی بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان میں حلول کر گیا ہے یا بعض دیگر مذہب والے لوگ انبیاء کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اہل مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جب کوئی بیٹا بیٹی ہے ہی نہیں تو لوگوں نے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں خود سے فرض کر کے اس کی عبادت کیسے کر لی اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا کوئی ہستی کائنات میں ایسی نہیں ہے جس کا اللہ سے نسلی تعلق ہو تو پھر کسی کو بھی معبود بننے کا حق ہی نہیں پہنچتا ہے۔ مشرکین مکہ جہالت پر تھے کہ فرشتوں کو جنوں کو یا بعض انسانوں کو اللہ کی اولاد سمجھتے تھے اور پھر ان کو معبود سمجھ کر عبادت کرتے تھے اسی طرح آج کے دور میں بھی لوگ ایسا کرتے ہیں اور آپ دیکھیں یہاں یہ اللہ تعالیٰ اپنا تعارف اتنا خوبصورت طریقے سے کروا رہے ہیں کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں اللہ کا بیٹا ہے یا فلاں اللہ کی بیٹی ہے اور اللہ کی پکڑ سے مجھے بچا لے گا تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا** جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ اس کی کوئی بیٹی ہے، تو اللہ کی بادشاہت میں کوئی اس کا سانجھی نہیں ہے۔ اکیلا بادشاہ ہے، یعنی گویا کہ تنہا مالک ہے۔ آپ دیکھیں یہاں یہ اللہ تعالیٰ اپنا تعارف اتنا خوبصورت طریقے سے کروا رہے ہیں کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں فلاں اللہ کا بیٹا ہے یا فلاں اللہ کی بیٹی ہے اور اللہ کی پکڑ سے مجھے بچا لے گا تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا** میں نے تو کسی کو بیٹا بنایا ہی نہیں اچھا پھر آپ دیکھیں کہ دنیا میں بھی اولاد جب انسان کی ہوتی ہے تو انسان اپنی اولاد سے کیا سمجھتا ہے